بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کردے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے۔ (النحل: 44)

تفسیر القرآن الکریم

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

maktabaquddusia.com

جلد چہارم

سورۃ المؤمن تا سورۃ الناس

Dar-ul-Andlus

CamScanner

جملہ حقوق
بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

تفسیر القرآن الکریم

جلد چہارم

سورۃ المؤمن
تا
سورۃ الناس

تفسیر

فضیلۃ الاستاذ حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ

ناشر

دار الاندلس

maktabaquddusia.com

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف اتارا گیا ہے۔ (النحل: 44)

تفسیر القرآن الکریم

فضیلۃ الاستاذ حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ



جلد چہارم

سورۃ المؤمن تا سورۃ الناس

دار الاندلس
4- لیک روڈ چوبرجی لاہور | غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37230549 | +92-42-37242314
Head Off: +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412

maktabaquddusia.com



تفسیر القرآن الکریم



CamScanner

فہرست

1	سورۃ المؤمن	7
2	سورۃ حٰم السجدۃ	65
3	پارہ نمبر 25	102
4	سورۃ الشوریٰ	108
5	سورۃ الزخرف	174
6	سورۃ الدخان	220
7	سورۃ الجاثیۃ	239
8	پارہ نمبر 26	261
9	سورۃ الاحقاف	261
10	سورۃ محمد	299
11	سورۃ الفتح	336
12	سورۃ الحجرات	380
13	سورۃ قٓ	417
14	سورۃ الذّاریات	437
15	پارہ نمبر 27	451

maktabaqudduisia.com

CamScanner

35	سورۃ الحاقۃ	788
36	سورۃ المعارج	801
37	سورۃ نوح	811
38	سورۃ الجن	820
39	سورۃ المزمل	831
40	سورۃ المدثر	845
41	سورۃ القیامۃ	859
42	سورۃ الدہر	869
43	سورۃ المرسلات	883
44	پارہ نمبر 30	889
45	سورۃ النبا	889
46	سورۃ النازعات	897
47	سورۃ عبس	904
48	سورۃ التکویر	911
49	سورۃ الانفطار	917
50	سورۃ المطففین	920
51	سورۃ الانشقاق	926
52	سورۃ البروج	931
53	سورۃ الطارق	936

maktabaqudusia.com

CamScanner

سورۃ المؤمن ۴۰ مکیہ ۶۰ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ آیاتھا رکوعاتھا ۸۵ ۹

حٰمٓ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۞ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۞

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

حٰمٓ ① اس کتاب کا اتارنا اللہ کی طرف سے ہے، جو سب پر غالب، ہر چیز کو جاننے والا ہے ② گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، بہت سخت سزا والا، بڑے فضل والا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ③

"سورۂ مومن" کا ایک نام "سورۂ غافر" بھی ہے۔

آیت 1 حٰمٓ : یہ حروف مقطعات ہیں، تشریح کے لیے دیکھیے سورۂ بقرہ کی پہلی آیت۔

آیت 3,2 ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ .....: اس سورت میں توحید، قیامت اور اسلام کے بنیادی عقائد اور کفار کے مسلمانوں کے ساتھ ناحق جھگڑے اور کج بحثی کا ذکر ہے۔ ان دو آیات میں اس کتاب کے نازل کرنے والے کی چھ صفات اس انداز سے بیان کی گئی ہیں کہ اس کتاب پر کفار کے تمام اعتراضات کا جامع جواب آ گیا ہے۔

مفسر عبد الرحمن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "کفار کا بنیادی اعتراض یہ تھا کہ یہ کلام اللہ کی طرف سے نازل شدہ نہیں، بلکہ تمھاری اختراع ہے۔ آغاز ہی میں فرما دیا کہ یہ کتاب کسی کمزور ہستی کی طرف سے نہیں بلکہ اس اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے جو (الْعَزِيْزِ ہے، یعنی) کائنات کی ہر چیز پر غالب ہے اور تمھاری معاندانہ کوششوں اور سازشوں کے علی الرغم اپنے کلمہ کو سربلند اور نافذ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ (الْعَلِيْمِ ہے، یعنی) ہر چیز کا براہِ راست اور پورا پورا علم رکھتا ہے، لہٰذا اس کتاب میں اے کفار مکہ! جو (احکام اور جو) خبریں بھی دی گئی ہیں سب درست اور یقینی ہیں۔ تیسری صفت (غَافِرِ الذَّنْۢبِ) یہ بیان فرمائی کہ وہ اپنے فرماں بردار بندوں کے بہت سے گناہ ازخود ہی بخشتا رہتا ہے۔ چوتھی صفت (قَابِلِ التَّوْبِ) یہ ہے کہ کافر توبہ کر کے حلقۂ اسلام میں داخل ہو جائیں تو ان کی توبہ قبول کر کے ان کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دینے والا ہے اور اس صفت کا تعلق صرف نومسلموں سے نہیں بلکہ جو بندہ بھی اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اس کی طرف رجوع کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اس کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے۔ پانچویں صفت (شَدِيْدِ الْعِقَابِ) یہ ہے کہ وہ اپنے باغیوں کو سخت سزا دے کر ان کی اکڑی ہوئی گردنیں توڑ سکتا ہے، خواہ وہ یہ عذاب دنیا میں دے یا آخرت میں اور اس کی چھٹی صفت (ذِي الطَّوْلِ) یہ ہے کہ وہ کشادہ دست (کھلے ہاتھ اور بڑے فضل والا) ہے، ہر وقت انعامات کی بارش کرتا رہتا ہے اور اس سے اپنے نافرمانوں کو بھی محروم نہیں فرماتا۔ اتنی صفات بیان کرنے کے بعد ان دو بنیادی جھگڑوں کی حقیقت بیان فرما دی جو رسول اللہ ﷺ اور کفار مکہ کے درمیان چل رہے تھے، ان میں سے پہلا یہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، باقی تمام معبود جھوٹے، باطل اور بے کار ہیں اور دوسرا (اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ) یہ کہ روزِ آخرت کا قیام یقینی ہے اور تم سب کو یقیناً اللہ کے حضور پیش ہونا ہوگا۔" (تیسیر القرآن)

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝

اللہ کی آیات میں جھگڑا نہیں کرتے مگر وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تو ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے ۝

② اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات بیان فرماتے ہوئے رحمت و عذاب دونوں پر مشتمل صفات بیان فرمائی ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے، تاکہ امید و خوف دونوں موجود رہیں، جیسا کہ فرمایا: ﴿ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴾ [الحجر : ۴۹، ۵۰] ''میرے بندوں کو خبر دے دے کہ بے شک میں ہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہوں۔ اور یہ بھی کہ بے شک میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے۔'' یاد رہے کہ یہاں رحمت کی صفات عذاب کی صفات سے زیادہ بیان ہوئی ہیں، چنانچہ ''شَدِيْدِ الْعِقَابِ'' سے پہلے بھی رحمت پر مشتمل دو صفات ''غَافِرِ الذَّنْبِ'' اور ''قَابِلِ التَّوْبِ'' ہیں اور بعد میں بھی ''ذِي الطَّوْلِ'' ہے۔ اس کی وجہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: « لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ » [بخاري، بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالى : ﴿ وهو الذى يبدء الخلق..... ﴾ : ۳۱۹۴] ''اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا فرمائی تو اپنی کتاب میں لکھ دیا، چنانچہ وہ کتاب عرش کے اوپر اس کے پاس ہے کہ بلاشبہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

آیت 4 ① مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: ''كفر'' کا معنی چھپانا بھی ہے اور انکار بھی اور جھگڑے سے مراد کج بحثی کر کے آیاتِ الٰہی کو جھٹلانا اور انھیں رد کرنا ہے، ورنہ جس جدال اور بحث و مناظرے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی آیات کی تصدیق اور حق بات کو ثابت کرنا ہو وہ قابلِ تعریف ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا: ﴿ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ [النحل : ۱۲۵] ''اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کر جو سب سے اچھا ہے۔'' اور نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے کہا: ﴿ يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾ [هود : ۳۲] ''اے نوح! بے شک تو نے ہم سے جھگڑا کیا، پھر ہم سے بہت جھگڑا کیا؛ پس لے آ ہم پر جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے، اگر تو سچوں سے ہے۔'' ابراہیم علیہ السلام نے اپنے وقت کے بادشاہ کے ساتھ مناظرہ کر کے اسے لاجواب کیا، فرمایا: ﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ ﴾ [البقرة : ۲۵۸] ''کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ابراہیم علیہ السلام نے سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کرنے والوں کو لاجواب کیا (دیکھیے انعام: ۷۵ تا ۸۳) اور بت پرستوں کو لاجواب کیا۔ (دیکھیے انبیاء: ۵۱ تا ۷۰) یعنی اتنی عظیم کتاب، جس کے اتارنے والے کی صفات کا ذکر اوپر گزرا، کوئی حق بات تسلیم کرنے والا شخص اس کی آیات کو جھٹلانے کے لیے جھگڑا نہیں کرتا، صرف وہی لوگ یہ جرأت کرتے ہیں جو حق کو چھپاتے اور اس کا انکار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ » [أبو داؤد، السنة، باب النهي

وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ ع
اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰

جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے لائق ہیں۔ بلاشبہ تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے ۸ اور انھیں برائیوں سے بچا اور تو جسے اس دن برائیوں سے بچالے تو یقیناً تو نے اس پر مہربانی فرمائی اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ۹ بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا انھیں پکار کر کہا جائے گا کہ یقیناً اللہ کا ناراض ہونا بہت زیادہ تھا تمھارے اپنے آپ پر ناراض ہونے سے، جب تمھیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے ۱۰

بلکہ انھیں دائمی اقامت والی جنتوں میں داخل فرما، جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ مزید دیکھیے سورۂ آل عمران (۱۹۴)۔

② وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ : اس آیت میں مذکور وعدے کی تفصیل کے لیے دیکھیے سورۂ رعد (۲۳) اور سورۂ طور (۲۱)۔

③ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ : یقیناً تو ہی سب پر غالب ہے، جسے تو بخشنا چاہے بخش سکتا ہے، کوئی بھی تیرا ہاتھ پکڑ نہیں سکتا اور تو کمال حکمت والا ہے، اپنی حکمت کے تحت ہی تو نے ایمان والوں کو معاف کرنے اور ان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ان کے والدین اور بیوی بچوں کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

آیت 9 وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ : "قِ" "وَقٰى يَقِيْ وِقَايَةً" (ض) سے امر کا صیغہ ہے۔ "السَّيِّاٰتِ" (برائیوں) سے مراد برے اعمال و اقوال بھی ہیں اور ان کے برے نتائج بھی۔ یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ سے ایمان والوں کو تمام برائیوں سے بچانے کی بھی دعا کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں ان کے برے نتائج سے محفوظ رکھنے کی بھی۔ مزید دیکھیے سورۂ آل عمران (۱۸۵)۔

آیت 10 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ ..... : "مَقْتٌ" شدید غصے اور ناراضی کو کہتے ہیں۔ "يُنَادَوْنَ" "انھیں پکار کر کہا جائے گا" انھیں کون پکارے گا؟ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا۔ ظاہر ہے انھیں یہ کہنے والا اللہ تعالیٰ خود ہو سکتا ہے یا جہنم پر مقرر فرشتے ہو سکتے ہیں۔ اس سے پہلی آیات میں ایمان والوں کے ساتھ فرشتوں کے سلوک کا ذکر گزرا ہے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے ساتھ ایمان والوں کے لیے استغفار اور وہ دعائیں کرتے ہیں جن کا ذکر اوپر گزرا ہے۔ اب ایمان والوں کے بعد کفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے سلوک کا ذکر ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے اعمال دیکھیں گے تو اپنے آپ پر شدید غصے ہوں گے، اس وقت فرشتے انھیں پکار کر کہیں گے: ﴿ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ﴾ کہ اب تمھیں جہنم میں جلتے ہوئے اپنے آپ پر جتنا شدید غصہ آ رہا ہے، یقین جانو! دنیا میں جب تمھیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے بھی شدید غصہ آتا تھا۔